ہنر مند کاریگر تیار ہوں تو ایسی صورت میں زبردست اور زیردست طبقوں میں ہرگز اتحاد نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ہم خود دیکھ سکتے ہیں کہ مروجہ طرز تعلیم سے جس کی بدولت انسانوں میں بغض و تنفر کے اسباب قائم رہتے ہیں اور آئے دن ملک یا خدا کے نام پر قتل عوام ہوا کرتا ہے، ایسی بدعتوں کا انسداد نہیں ہو سکا ہے۔ منظّم مذاہب بھی باوجود دینی اور دنیاوی اقتدار کے انسان کو امن و سکون بخشنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ خود مذاہب بھی ہماری نادانی خوف و ہراس، عقائد اور خود بینی کے ماحصل ہیں۔

دورانِ زندگی میں حفاظت کی خواہش اور مابعد حصول بقا کی آرزو رکھتے ہوئے ہم ایسے اِدارے اور ذہنی معیار قائم کر لیتے ہیں جو تحفظ کے ضامن ہوں لیکن ہم تحفظ کے لیے جس قدر جدوجہد کرتے ہیں، اتنا ہی اس کا دستیاب ہونا مشکل ہوتا ہے۔ محفوظ رہنے کی خواہش سے تفریق، دوئی، اور عداوت میں اضافہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس امر کی صداقت کو ہم محض زبانی اور ذہنی طور پر نہیں، بلکہ تہہ دل سے اور اپنے پورے وجود سے سمجھیں تو گرد و پیش ماحول میں جو ہمارے تعلقات ہم جنسوں کے ساتھ ہیں، ان میں ہم بنیادی تبدیلی ضرور شروع کر دیں گے۔ اور پھر اسی صورت میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا کرنے کا امکان ہوگا۔

زیادہ تر لوگ طرح طرح کے خوف کی وجہ سے گھبرائے رہتے ہیں۔ اور ہر وقت ان کو اپنی حفاظت کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔ ہم یہی اُمید

لگائے رہتے ہیں کہ کسی جادو یا معجزہ سے جنگ و جدل کا خاتمہ ہو جائے گا۔ باوجود یکہ ہر وقت ایک قومی جماعت دوسری قومی جماعت کے سر، لڑائی چھیڑنے کا الزام تھوپتی رہتی ہے اور اس کے برعکس دوسرا قومی دَل فریق اول پر تباہی پھیلانے کا الزام لگاتا رہتا ہے۔ ہر چند کہ جنگ صریحاً سوسائٹی کے لیے زہر قاتل ہے، پھر بھی ہم لڑائی کی تیاری میں لگے رہتے ہیں اور نوجوانوں میں فوجی جوش پیدا کرتے رہتے ہیں۔ تعلیم میں فوجی تربیت سے کیا واسطہ ؟ یہ تو اس پر منحصر ہے کہ اپنے بچوں کو ہم کس قسم کا انسان بنانا چاہتے ہیں۔ اگر ہمارا یہ منشا ہے کہ وہ ہوشیار اور کہنہ مشق قاتل بنیں تو فوجی تربیت البتہ ضروری ہے۔ اگر ہمیں ان کو اطاعت کیش بننے کی تربیت دینی ہو، یا ان کے دل و دماغ کو قواعد و ضوابط کی پابندی سے جکڑ دینا منظور ہو، اگر ہماری یہ نیت ہو کہ وہ محض قوم پرست ہوں جس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ باقی تمام دنیا اور سوسائٹی کی مجموعی حیثیت سے وہ بالکل بے خبر اور غیر ذمہ دار رہیں تو اس مقصد کے حصول کے لیے فوجی تعلیم ضرور بہت اچھی ہے۔ اگر ہم انسانوں کو برباد اور فنا کر دینا چاہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ فوجی تربیت کو اہمیت دینی چاہیے۔ فوجی افسروں کا یہ فرض ہے کہ وہ جنگ کی مناسب تدبیریں سوچتے رہیں اور جنگ سے کام لیں۔ چنانچہ اگر ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے ہمسایوں کے درمیان برابر جنگ و جدل جاری رہے تو بلاشک ہمیں مزید سپہ سالار تیار کرنا چاہئیں۔ اگر ہمارا مقصدِ زندگی یہ ہے کہ ہم اپنے اندر اور نیز